بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ
أمّا بعد

ایقاظ اِس آگ کو بجھانے کیلئے آواز اٹھاتا رہا ہے

یہ جنگ جہاد کی ہمدرد قوتوں کو نشانہ بنانے اور اسلامی بیداری کا پھل کچا تڑوا دینے کیلئے ہمارے گھروں میں لائی جارہی ہے

ایقاظ کا یہ موقف کوئی آج سے نہیں۔ پچھلے نصف عشرے سے... پورے تسلسل کے ساتھ... یہ بات نہ صرف یہاں کے 'مذہبی' طبقوں کے گوش گزار کی جارہی ہے بلکہ اُن 'غیر مذہبی' طبقوں کے سامنے بھی رکھی جارہی ہے جن کو اس خطے کا امن اور استحکام عزیز ہو سکتا ہے۔ یہ کشتی خدانخواستہ ڈوبتی ہے، اور صلیبی قوتیں اپنی یہ منحوس جنگ ہمارے اِن شہروں اور بستیوں میں منتقل کروادینے میں کامیاب ہوتی ہیں... تو سب کے حق میں یہ ایک جان لیوا سانحہ ہوگا۔ اتنی سی سمجھداری حالیہ مرحلہ میں یہاں کے ہر طبقہ سے مطلوب ہے کہ وہ صورتحال کی اس سنگینی کا ادراک کرے۔ وقت آگیا ہے کہ خطرے کے اِس منبع کی ایک بار پھر نشاندہی ہو اور آنے والے دنوں میں خطے میں موجود صلیبی قوتوں کے کچھ ممکنہ ڈرامائی پینتروں سے متنبہ

رہا جائے۔ ملک کو داخلی جنگ کی جانب دھکیلنے والے اقدامات خواہ یہاں کے کسی بھی فریق کی جانب سے ہوں، ہمارے ان شہروں اور بستیوں میں جنگ کا بھڑک اٹھنا صلیب کے کچھ دیرینہ مقاصد کو پورا کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے، جس کی بڑی ذمہ داری یقیناً اس صورتحال کو پیدا کرنے میں پہل کرنے والے فریق پر ہے تاہم اِس کی قیمت سبھی کو دینا ہوگی۔ (گو ایک 'فریق' یہاں پر ایسا بھی ہے جو عرف عام میں بلیک واٹر کے نام سے جانا جاتا ہے اور جو کہ ہمیں سبوتاژ کرنے کے لیے مسلسل اپنا راستہ بنارہا ہے اور جس کی نظر میں یہاں کے سرکاری اہداف بھی ہیں اور غیر سرکاری بھی، اسلامی بھی اور غیر اسلامی بھی، سنی بھی اور شیعہ بھی، خصوصاً یہاں پر پائے جانے والے جہاد کے ہمدرد طبقے، اگرچہ یہ 'فریق' اپنے آپ کو مختلف پردوں اور لیبلز کے پیچھے چھپا رہا ہو)۔ خدا ہم سب کو اپنی عافیت میں رکھے اور ہمارے اِس خطے کو خونریزی سے حفظ وامان بخشے۔

ہمیں اپنی یہ بات از سر نو دہرانے کی ضرورت کیوں محسوس ہورہی ہے؟

امریکی زخمی ناگ، جو ایک عرصے سے اپنا زہر پاکستان کی سرزمین میں انڈیلنا چاہتا ہے... اپنے صدارتی انتخابات کے سرے لگنے کے انتظار میں اپنے کئی ایک خطرناک منصوبے موخر کیے آرہا تھا۔ وہ ہمارے اس پورے خطے کو جنگ کے شعلوں کی نذر کردینے کے لیے عرصے سے بے چین ہے۔ ری پبلکن کا صدر آتا تو بھی وہ انہی خطوط پر آگے بڑھتا، کیونکہ اِن امور میں اُن کے مابین کوئی اختلاف نہیں، پھر بھی نئے صدر کو معاملے کو ہاتھ میں لینے اور صورتحال کو پوری طرح سمجھنے میں کچھ وقت لگتا، اور اِس معاملہ میں اُس کا تذبذب بھی کچھ زیادہ ہوتا... لیکن ایک پہلے سے چلے

آنے والے صدر کو کسی نئی محنت یا نئے ہوم ورک کی ضرورت نہیں۔ علاوہ ازیں دوسری بار منتخب ہو لینے کے بعد مزید کوئی الیکشن جیتنے یا ہارنے کی فکر بھی اب اس کو پریشان کرنے والی نہیں جو کہ ایک امریکی صدر کے لیے بہر حال ایک دردِ سر ہوتا ہے، لہٰذا اوباما اپنے کریہہ منصوبے زیادہ یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ انجام دینے کی پوزیشن میں ہے۔ صدارتی انتخاب کے پیش نظر بہت سے سٹریٹجک منصوبے اُن کے ہاں موخر ضرور کر دیے جاتے ہیں، مگر الیکشن کے سرے لگنے کے ساتھ ہی اُن کی شیطانی زنبیل سے بہت کچھ نکل آتا ہے۔ الیکشن کے نتیجے میں انتقالِ اقتدار ہونا ہو تو کچھ سٹریٹجک معاملات مزید کچھ تاخیر کا شکار ہوتے ہیں، تاہم پہلے والا صدر ہی دوبارہ حلف اٹھانے والا ہو تو سمجھو کہ وہ بہت کچھ جو خاص اس انتظار میں موخر تھا اس کے باہر آنے میں اب کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی۔

نومبر کے پہلے ہفتے میں ایک اور خطرناک پیش رفت ہو چکی ہے جو 'ملالہ' پر رونے کے دوران ہماری توجہ تک نہیں لے سکی۔ یہ ہے اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی جانب سے ''حقانی نیٹ ورک'' کے خلاف قرارداد پاس ہو کر آنا۔ کسے معلوم نہیں کہ جناب جلال الدین حقانی جو کہ افغان جہاد کا ایک سربر آوردہ نام ہیں واضح طور پر اور کسی لگی لپٹی کے بغیر اپنے آپ کو ملا عمر سے وابستہ مجاہدینِ اسلام میں شامل کرتے ہیں جو کہ سرزمین افغانستان میں امریکی تسلط کے خلاف مصروفِ جہاد ہیں۔ تو پھر ''حقانی نیٹ ورک'' کے خلاف سلامتی کونسل کی ایک عدد 'قرارداد' کو آج کے لیے بچار کھنا چہ مطلب؟ حقانی نیٹ ورک ملا عمر کے زیر سرکردگی افغانستان میں کب جہاد نہیں کرتا تھا جو آج اس کے بارے میں سلامتی کونسل اپنا حتمی 'انکشاف' اور پھر اس

کی بنیاد پر اپنی ’تادیبی قرارداد‘ سامنے لا رہی ہے؟!! کیا واقعتاً اتنے سال سلامتی کونسل پر ’’حقانی نیٹ ورک‘‘ کی حقیقت نہیں کھل پائی تھی اور آج جاکر اس کی ’دہشت گردی‘ یکدم طشت از بام ہوگئی ہے؟!! خود امریکہ بہادر 2012ء کے ستمبر میں جاکر حقانی نیٹ ورک پر اپنی ’پابندیوں‘ کا اعلان کرتا ہے، اتنے سال تک وہ بھی ’حقانی نیٹ ورک‘ کو اور اس کے ایک عشرہ سے جاری جہاد کو ’نظر انداز‘ کرتا آرہا ہے اور اس سارا عرصہ صرف ’طالبانِ ملا عمر‘ کو ہی اپنی نظر کرم کا مستحق ٹھہرا رکھتا ہے! اور اب جاکر ستمبر میں امریکہ ’’حقانی نیٹ ورک‘‘ پر پابندیوں کا اعلان کرڈالتا ہے تو اس کی پیروی میں نومبر کا پہلا ہفتہ نہیں گزرنے پاتا کہ سلامتی کونسل کی جانب سے ’انسانی بنیادوں پر‘ جلال الدین نیٹ ورک کے ’ظلم وبربریت‘ کے خلاف قرارداد نکل آتی ہے، کہ یہ شخص اپنی سرزمین پر قابض افواج کے خلاف ’دہشت گردی‘ اور ’خونریزی‘ کا مرتکب ہے! اس سارے کام کے لیے خاص یہ ٹائمنگ؟ آخر کیا ہونے جارہا ہے؟

اس سے پہلے پاکستان میں مبینہ طور پر کشمیری جہاد سے وابستہ بعض تنظیمات اور شخصیات پر بھی سلامتی کونسل کے ’شرعی فورم‘ سے فتویٰ صادر کرایا جاتا ہے۔ جس کے بعد امریکہ بہادر اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے ’احترام‘ میں اور اُن پر عملدرآمد کے جذبے سے سرشار ہوکر سروں کی قیمت تک لگانے چل پڑتا ہے۔ پھر انہیں بیچ میں چھوڑ کر حقانی نیٹ ورک کی جانب رخ کرلیتا ہے... اور بظاہر ’قراردادیں‘ پاس کرنے پر اکتفا کیے جارہا ہے! آخر کیوں نہ مانا جائے کہ دراصل یہ کسی آنے والے مرحلے کے لیے ایک طرح کا ہوم ورک تھا جو خاصی خوش اسلوبی

کے ساتھ انجام دیا گیا ہے۔ یہ سب واقعات اسی ایک اندیشے کی جانب اشارہ کرتے ہیں کہ امریکی دشمن کے مکروہ عزائم یہ ہیں کہ وہ اپنی جنگ کو اب سرحد کے اِس پار لے آئے۔

ادھر عالمی شہرت یافتہ سابق سفیر حسین حقانی باہر بیٹھ کر جو بیانات داغتے آرہے ہیں، خود انہی پر غور کر لیا جائے تو وہ آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔

پاکستان میں جنگ کا سماں پیدا کرنے پر صلیبی دشمن کی جانب سے بڑے عرصے سے کوشش ہو رہی ہے۔ جلتی پر تیل چھڑکنے کا عمل کئی ایک انداز میں تیز کر دینے کے لیے اب وہ اور بھی سرگرم ہوا چاہتا ہے۔ افغان جہاد کے لیے ہمدردی رکھنے والے سبھی طبقوں کے ساتھ ہم دلی محبت رکھتے ہیں۔ ہمیں عقل کل ہونے کا دعویٰ نہیں، مگر سن دو ہزار سات سے ہم اس اندیشے کی جانب ان کی توجہ مبذول کراتے آئے ہیں کہ اِس جنگ کو پاکستان کی جانب بڑھانا دشمن کا ایک دیرینہ ہدف ہے اور یہ ہمارے اِس مسلم خطے کے بہت سے مفادات کو نقصان پہنچانے پر منتج ہو سکتا ہے لہٰذا کل کوشش اور توجہ اس بات پر رہنی چاہیئے کہ یہ جنگ افغانستان کے دائرہ سے باہر نہ نکلنے پائے۔

یہاں ہوشیار ہو جانے کی ایک اور جہت ہے اور اس سے بھی صلیبی بھارتی دشمن کو ہمیں ایک لامتناہی خونریزی میں جھونک دینے کا موقعہ ہاتھ آسکتا ہے، اور وہ وہاں سے اپنے مفادات کے لیے بہت سا راستہ بنا سکتا ہے۔ یہ ہے 'شیعہ سنی' کے مابین تصادم جس کی ہزار ہا طریقے سے کوششیں ہو رہی ہیں۔ عالم اسلام میں شام سے لے کر لبنان اور عراق تک بے شک یہ ایک گھناؤنا کردار ہمارے سامنے ہے، البتہ

ہم ایقاظ میں اس شر کی بابت جو کچھ لکھتے ہیں وہ صرف اس لیے کہ ہماری اہلسنت قوتیں کسی رافضی چقمہ کا شکار نہ ہو جائیں اور امت کے مفادات کے معاملے میں ان پر کوئی اعتماد نہ کر بیٹھیں۔ رافضیت سے امت کو آگاہ کرنے کی بابت ہمارے باشعور علماء کی ساری محنت صرف اور صرف اسی غرض سے رہی ہے کہ امت کہیں اس کے زرق برق نعروں کے جھانسے میں نہ آجائے۔ اللہ کا شکر ہے کم از کم عالم عرب میں ہمارے ان علماء کی وہ محنت بڑی حد تک رنگ لا چکی ہے اور اب حال یہ ہے کہ قرضاوی صاحب جیسے لوگ، یہاں تک کہ مصر کے اخوان، رافضی ہلال کے خطرے سے اقوامِ عرب کو ہوشیار کرنے میں مصروف ہیں۔ تاہم **رافضیت سے متعلق ہمارے علماء و مشائخ کی یہ سب تعلیمی وابلاغی محنت اس لیے ہرگز نہیں کہ مسلم خطوں میں شیعہ سنی فسادات کو قبول کیا جائے**۔ یہ بات نہایت واضح ہو جانی چاہئے۔ کسی گروہ کے خون کو مباح کرنا خدا کی شریعت میں ایک بہت بڑی جرأت ہے۔ نصوصِ شریعت اس موضوع پر نہایت خوف دلاتی ہیں۔ علماء اس سے شدید متنبہ کرتے ہیں۔ خدا کی بارگاہ میں خون کا حساب دینا آسان نہیں۔ قتلِ ناحق ایک کافر تک کا ہو تو خدا کے ہاں جوابدہ ہونا ہو گا کجا یہ کہ اہل قبلہ کا خون یوں حلال کر لیا جائے۔ **کہاں ہیں وہ اعلیٰ سطح کے علماء جنہوں نے لاکھوں کروڑوں پر مشتمل ایک گروہ کا خون مباح کر دینے کا فتویٰ دیا ہو؟** پس اول تو یہ خونریزی شرعاً حرام ہے۔ پھر یہ ہمارے خلاف دشمن کا ایک بہت بڑا ہتھیار ہے اور اس کے ذریعے سے وہ ہمارے جہاد افغانستان کی پیٹھ میں چھرا گھونپنا چاہتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے وہ شیعہ سنی تصادم کروا کر عراق میں ہمارے جہاد پر ایک کاری ضرب لگا چکا ہے۔

کچھ عرصہ پیشتر اس سلسلہ میں ہم سوشل میڈیا پر یہ پیغام نشر کر چکے ہیں جو کہ انٹرنیٹ سے منسلک ہمارے قارئین کی نظر سے یقیناً گزر چکا ہو گا، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مجلہ ایقاظ کے قارئین بھی اس سے مطلع ہو جائیں۔ خصوصاً شیعہ سنی تصادم کی خطرناکی اور نقصان دہی سے متعلق امارتِ اسلامی افغانستان کے ترجمان نے اپنے اردو ویب سائٹ پر جو بیان دے رکھا ہے، ہمارے قارئین اگر اس اب تک مطلع نہیں تو یہ ان کے پڑھنے اور پھیلانے کی چیز ہے۔ ملاحظہ ہو، ہمارا یہ نوٹ جو سوشل میڈیا پر نشر کیا گیا:

> رافضی خطرے سے متنبہ رہنا اور ان کے کسی جھانسے میں آنے سے خبر دار کرنا، جو کہ ایقاظ ایک مستقل موضوع ہے، اپنی جگہ ضروری ہے۔۔۔ تاہم یہ بیان اپنی جگہ ضروری ہے کہ شیعہ سنی تصادم فی الوقت اسلام کی کوئی بھی خدمت نہیں۔ نہ صرف اسلام کی خدمت نہیں، بلکہ حالیہ مرحلے میں یہ بیرونی قوتوں کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا ہتھیار ہے جسے وہ ہمارے خلاف بے تحاشا برتنا چاہتا ہے بلکہ بہت سے خطوں میں وہ ہمارے خلاف اس کی افادیت آزما چکا ہے۔ ہمارے **افغان طالبان** بھائی اس خطرے سے نہ صرف آگاہ ہیں بلکہ امت کو بھی اس سے متنبہ کرتے ہیں۔ ان کے **ترجمان** کے انٹریو سے ایک قیمتی اقتباس:
>
> **سوال:** شیعہ سنی اختلافات کو آپ کس تناظر میں دیکھتے ہیں اور اس بارے میں امارت اسلامیہ کی پالیسی کیا ہے؟
>
> **جواب: شیعہ سنی کے درمیان لڑائی اور اختلافات پیدا کرنا اور ان کو گرمانا مسلمانوں کے مفاد میں نہیں، امت مسلمہ کو اس وقت کفر کے یلغار کا**

سامنا ہے۔ اگر اس زمانے میں بھی کوئی اسلامی ملک کے اندر جھگڑے، فساد پیدا کرتا ہے اور گھر گھر دشمنی کی فضا بناتا ہے تو واضح طور پر کہدوں کہ یہ عمل مسلمانوں کے حق میں بہتر نہیں ۔ ایسے واقعات سے صرف کفار ہی کو فائدہ ہو گا۔ آپ جانتے ہیں کہ قریبی تمام اسلامی ممالک میں اہل سنت اور اہل تشیع مشترکہ زندگی گذارتے ہیں۔ اگر ان کے درمیان جنگ شروع ہو جائے تو اس کا مطلب ہو گا کہ تمام اسلامی دنیا کے ممالک میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ اور ایسی جنگ جس کا کوئی انجام بھی نہ ہو گا۔ انجام اس لیے نہ ہو گا کہ کثرت کے باعث کسی فریق کے لیے دوسرے فریق کا ختم کر دینا اور مٹا کے رکھ دینا ناممکن ہو گا۔ اس لیے یہ ایک بے پایاں جنگ ہو گی جس کے عواقب انتہائی خطرناک ہوں گے۔ آج امت مسلمہ میں مکمل طور پر اتحاد کی ضرورت ہے۔ اس حوالے سے سنیوں اور اہل تشیع کو خاص غور و فکر کی ضرورت ہے ۔ اب امارت اسلامیہ کی واضح پالیسی کی بنیاد پر کسی کو بھی یہ اجازت نہیں دیتا کہ کسی شخص کو صرف اس لیے کہ وہ شیعہ ہے اس پر حملہ آور ہو اور اسے قتل کرے۔ امارت اسلامیہ امت مسلمہ کی اتحاد کے لیے سرگرم عمل ہے۔ ساری امت مسلمہ کو اس آگ کی فکر کرنی چاہیے جو کافروں نے جلائی ہے جس میں بلا تفریق سارے مسلمان خاکستر ہو رہے ہیں۔

ذبیح اللہ مجاہد۔ ترجمان امارتِ اسلامیہ افغانستان

یہ انٹرویو، امارت افغانستان کی آفیشل ویب سائٹ پر آج کی ڈیٹ (30 جنوری 2013ء) تک موجود ہے۔ اس کا ویب لیک ذیل میں دیا جارہا ہے:

http://www.shahamat-urdu.com/index.php?option=com_content&view=article&id=19152%3A2012-12-11-10-40-05&catid=15%3A2012-10-31-16-52-52&Itemid=33

اس کے علاوہ ایک اور نوٹ جو کوئٹہ میں ہزارہ افراد پر گزرنے والے روح فرسا واقعہ کے حوالے سے سوشل میڈیا پر ہمارے یہاں سے نشر ہوا:

> ہوشیار باش!
>
> شیعہ سنی کے نام پر خونریزی۔۔۔عالم اسلام میں استعماری قبضہ کاروں کا بہت بڑا ہتھیار ہے۔
>
> اس سے پہلے وہ عراق میں 'شیعہ سنی' کی خونریزی کروا کر وہاں مجاہدین کے مشن پر ایک کاری وار کر چکے۔ انکل سام اب ہمارے اس خطے کے درپے ہے۔ ایک طرف بھارت کو شہ دی جا رہی ہے، دوسری طرف بلیک واٹر نے مار دھاڑ کا بازار گرم کر رکھا ہے، تیسری طرف 'کینیڈین' انقلاب کی نوید ہے۔ یاد رکھیے: ہر جذباتی ہڑبونگ اس وقت یہاں دشمن کو اپنا کھیل کھیلنے کا موقع دینے کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ ملک میں ہونے والا خونریزی کا ہر واقعہ قابل مذمت ہے۔

ملک میں بھڑکتی چلی جانے والی اس آگ پر قابو پانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ کوئی انسان جو اپنے گھر کو شعلوں کی نذر ہوتا دیکھے خاموش بیٹھا نہیں رہ سکتا، کم از دُہائی ضرور دیتا ہے۔ مسلمان بالاَولیٰ اس پر لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ عالمی استعمار جس کا افغانستان میں پورا زور لگ چکا ہے، ان شاء اللہ ناکام ہونے والا ہے۔ ہمارے جذبوں کو غلط رخ دینا اور ہمیں اپنی پیتا ڈلوا دینا دراصل اس کے خطے میں اپنی بقا کے حق میں ہاتھ پیر مارنے کی ایک کوشش ہے۔ وہ ہمارا ازلی وابدی دشمن ہے، دوست بھی ہوتا تو ہم اس کے منصوبے سرے لگانے کی خاطر اپنا گھر جلانے کے روادار نہ ہوتے!

اس سلسلہ میں ایقاظ میں وقتاً فوقتاً شائع ہونے والی تحریریں ایک ضمیمہ کی صورت میں انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں، ملاحظہ فرمانا چاہیں تو اس پتہ پر جا سکتے ہیں:

http://www.eeqaz.com/main/articles/js/home.htm